قانون خیبر پختونخوا جبری نظام مشقت (تنسیخ) 2015 خیبر پختونخوا

قانون برائے تنسیخ جبری نظام مشقت خیبر پختونخوا میں

دیباچہ۔۔۔۔چونکہ آئین پاکستان آرٹیکل 11 کے ذیلی شق 2 پاکستان میں ہر قسم کی جبری مشقت کی ممانعت کرتا ہے۔اور چونکہ یہ ضروری ہے کہ مزدوروں کے معاشی اور جسمانی استحصال کو روکنے کیلئے اور دوسرے معاملات جو کہ ان کے ساتھ منسلک ہے یا ضمنی ہے کیلئے نظام جبری مشقت کو منسوخ کیا جائے۔

اس لئے مندرجہ ذیل قانون سازی کیجاتی ہے۔

1۔مختصر نام،نفاذ اور آغاز

I۔اس قانون کو خیبر پختونخوا نظام جبری مشقت (تنسیخ) قانون 2015 کہا جائے گا۔

II۔یہ پورے صوبہ خیبر پختونخوا میں لاگو ہوگا۔

III۔یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

2۔تعریف:۔اس قانون میں جب تک کوئی چیز اس کے موضوع اور سیاق وسباق کے منافی نہ ہو۔

I۔''ایڈوانس (پیشگی)'' کا مطلب ہے کوئی بھی ایڈوانس (پیشگی) خواہ نقد یا کسی دوسرے صورت میں ہو یا جزوی نقد ہو اور جزوی دوسری صورت میں ہو جو کوئی بھی شخص (جس کو بعد میں قرض خواہ منسوب کیا جائے گا) (کو کسی دوسرے شخص) جس کو بعد میں قرض دار منسوب کیا جائے گا) کو ادائیگی کرے۔

II۔(جبری قرضہ) کا مطلب ہے جب کوئی جبری مزدور کوئی بھی ایڈوانس یا پیشگی قرضہ حاصل کرے یا ایسا قیاس کیا جائے یا جبری مزدور نظام کی پیروی میں ہو۔

III۔(جبری مزدوری) کا مطلب ہے کوئی بھی مزدور یا نوکری جو کہ جبری مزدور نظام کے حوالے سے ہو۔

IV۔جبری مزدور کا مطلب ہے کوئی بھی مزدور جو کہ جبری قرضہ کی وجہ سے نوکری کرے،یا کی ہو،اس وجہ سے قیاس کیا جائے یا نظام جبری مزدور مشقت کا مطلب ہے جبری نظام یا جزوی جبری جہاں پر مزدور قرض دار کے ساتھ معاہدہ برائے ایسے قرضے میں شامل ہو یا ہو گیا ہو یا ایسا قیاس کیا جائے جس کے مندرجہ ذیل اثرات ہوں گے۔

الف۔جو ایڈوانس یا پیشگی جو کہ اس نے یا اس کے خاندان کے کسی فرد قرض خواہ اس کے ایڈوانس یا پیشگی کے دستاویزی ثبوت ہو یا نہ ہو کہ بدلے کے طور پر کوئی کام کرے یا

ب۔کسی رواجی یا معاشرتی ذمہ داری کی وجہ سے ہو یا۔

ج۔کسی معاشی عوض جو کہ اُس نے یا اُس کے خاندان کے کسی فرد نے وصول کو تو مندرجہ ذیل افعال کے پابند ہوگا۔

1۔تو وہ خود یا اُسکے خاندان کا کوئی بھی فرد یا کوئی بھی شخص جو اُس کے زیر سہارہ ہو تو وہ قرض دار یا اُس کے فائدے کیلئے مشقت یا نوکری

کرے گا جو چ کہ مخصوص یا غیر مخصوص مدت کیلئے ہو خواہ وہ بلا اجرت یا برائے نام اجرت پر ہو یا۔

2۔ وہ روزگار کی آزادی پر یا ذریعہ معاش کے دوسرے ذرائع پر مخصوص مدت یا غیر مخصوص مدت کیلئے قدغن لگائے یا۔

3۔ وہ آزادی سے نقل حرکت کے حق پر قدغن لگائے یا۔

4۔ اپنی جائیداد یا اپنی محنت سے حاصل کی ہوئی پیداوار یا اپنے خاندان کے فرد کی مزدوری یا کوئی بھی شخص جو کہ اس کے زیر سہارا ہو کہ حق تصرف یا بازاری قیمت پر فروخت پر قدوغن لگائے اور اس میں جبری نظام یا جزوی جبری یا مزدوری جس میں قرض دار کیلئے ضامن شامل ہو قرض خواہ ایسے معاہدے میں شامل ہو یا ایسا قیاس کیا جائے جس کا مقصد نا کامی کی صورت میں قرض دار پر قرضے کی واپسی ہو تو وہ قرض خواہ کیلئے جبری مشقت کرے گا۔

5۔ خاندان کا مطلب ہے۔

I۔ مرد جبری مزدور کی صورت (اس کی بیوی یا بیویاں اور خاتون مزدور کی صورت میں جبری مزدور کا شوہر اور جبری مزدور کے۔

II۔ جبری مزدور کے والدین، بچے، چھوٹا بھائی اور غیر شادی شدہ، طلاق یافتہ یا بیوہ، بہن جو کہ مکمل طور پر اُسکے زیر سہارا ہو۔

6۔ حکومت کا مطلب ہے حکومت خیبر پختونخوا۔

7۔ برائے نام اجرت جو کہ کسی مزدوری کے مطلق ہو یا مطلب ہے جو کہ مندرجہ ذیل اجرت سے کم ہو۔

I۔ اس قسم کی مزدوری کیلئے حکومت کوئی بھی قانون جو نافذ العمل ہو کم از کم اجرت مقرر کی ہو اور۔

II۔ اگر اس قسم کی مزدوری کیلئے کم از کم اجرت مقرر نہ کی گئی ہو تو عام طور پر اس قسم کی مزدوری کیلئے جو کہ اسی علاقے کے مزدوروں کو عام طور پر ادا کی جاتی ہو۔

8۔ مقرر شدہ کا مطلب ہے اس قانون کے تحت بنائے گئے ضابطے میں مقرر شدہ اور۔

الف۔ صوبہ کا مطلب ہے صوبہ خیبر پختونخوا۔

ب۔ اس قانون میں استعمال کئے گئے الفاظ اور محاورہ جن کی تعریف نہ کی گئی ہو اس کے وہی معنی ہونگے جس طرح نافذ العمل قانون مزدوران میں تعریف کی گئی ہو۔

3۔ **جبری مشقت کے نظام کی منسوخی۔ (الف)** اس قانون کے نفاذ سے جبری مشقت کا نظام منسوخ ہوگا اور ہر جبراً مشقت کا مزدور آزاد ہوا اور ہر قسم کی ذمہ داری نبھانے سے مبرا ہوگا۔

ب۔ کوئی بھی شخص جبری نظام مشقت کے تحت یا اس سلسلے میں کسی بھی شخص کو جبری مشقت یا دورے طریقوں کے جبری مشقت کیلئے پیشگی نہیں دے سکے گا۔

4۔ **معاہدہ، رواج، وغیرہ باطل ہونگے۔**

کوئی رواج یا رسم یا عمل یا کوئی اقرار نامہ یا کوئی دوسرا دستاویز، جو کہ اس قانون کے نفاذ سے قبل یا بعد میں ہوا ہو یا نافذ ہوا ہو، جس کی بدولت

کوئی شخص، یا اس کے خاندان کا کوئی فرد، لازم ہو کہ کوئی کام کرے یا کوئی خدمت سرانجام دے بطور جبری مشقت باطل اور غیر موثر ہوگا۔

5۔ ذمہ داری دوبارہ ادائیگی جبری قرضہ ختم تصور ہوگا۔

الف۔ اس قانون کے نفاذ سے، جبری مزدور کی ہر ذمہ داری بابت دوبارہ ادائیگی جبری قرضہ، یا اس کا کوئی حصہ، کسی جبری قرضے کا جو کہ واجب الادا ہو اس قانون کے آغاز کے فوراً بعد ختم تصور ہوگا۔

ب۔ اس قانون کے آغاز سے کوئی بھی دعوٰی یا دوسری کاروائی کسی بھی عدالتی دیوان خصوصی عدالت یا کوئی بھی دوسری مجاز حکام میں جبری قرضہ یا اس کے کسی جز کے بابت دائر نہیں کیا جائے گا۔

ج۔ کوئی بھی عدالتی فیصلہ یا حکم جو کہ جبری قرضہ کے بابت ہو جو اس قانون کے اطلاق سے قبل ہوا اور مکمل ادائیگی نہ کی گئی ہو تو اس کے اطلاق پر مکمل قرضہ کی ادائیگی تصور ہوگی۔

د۔ جہاں اس قانون کے آغاز سے قبل قرض خواہ جبری قرضہ کی وصولی کی خاطر جبری مزدور یا اس کے خاندان کے کسی فرد کے جائداد کا قبضہ جبراً لے لے تو اس قانون کے اطلاق کے نوے دن کے اندر جائیداد جس سے قرض کی گئی ہے قبضہ بحال کیا جائے گا۔

ذ۔ اس قانون کے اطلاق سے قبل کوئی بھی قرضی جو کہ جبری قبضہ سے متعلق اس قانون کے اطلاق پر ختم تصور ہوگی اور جہاں، اس قرض کے حوالے سے جبری مزدور کی کوئی بھی منقولہ جائداد جو کہ اسکی تحویل سے ہٹائی یا ضبط کی گئی ہو عدالتی مخصوص عدالت یا کوئی بھی دوسری مجاز حکام کی تحویل میں برائے فروخت پڑی ہو تو اس قانون کے اطلاق کے نوے دن کے اندر جبری مزدور کا قبضہ بحال کیا جائے گا۔

شرط یہ کہ جب کوئی قرض شدہ جائیداد جو کہ کسی عدالتی فیصلہ یا حکم جو کہ جبری قرضہ کے وصولی کے بابت ہو، اس قانون کے اطلاق سے قبل اگر فروخت کی گئی ہو، تو ایسی فروخت پر اس قانون کا کوئی بھی دفعہ موثر نہ ہوگا۔

6۔ مگر شرط یہ کہ ذیلی دفعہ 5 میں جبری مزدور کی کوئی بھی جائیداد جو کہ اس قانون کے اطلاق سے قبل ہو جبری قبضہ کے وصول میں اسکی فروخت مشکل یا حوالگی کی وجہ سے کوئی بھی حق یا منتقلی یا منافع یا ایسی جائیداد پر کوئی بھی بار پیدا نہیں ہوگی اور اس قانون کے اطلاق کے نوے دن کے اندر جبری مزدور کا قبضہ بحال ہوگا۔

7۔ اگر ذیلی دفعہ 4 یا ذیلی 5، یا ذیلی دفعہ 6 میں ذکر شدہ اس قانون کے اطلاق کے نوے دن کے اندر قبضہ بحال نہ ہوا تو متاثرہ فرد اسی مدت جو اُس کیلئے مخصوص کی گئی ہو تو وہ مخصوص شدہ مجاز حاکم کے پاس ایسی جائیداد کی بحالی کیلئے درخواست کر سکتا ہے اور مجاز حاکم قرض خواہ کو شنوائی کا مناسب موقع دے کر قرض خواہ حکم کرے گا کہ وہ مقررہ مدت جو کہ حکم میں مخصوص کیا گیا ہو کہ اندر درخواست گزار کا قبضہ بحال کرے۔

8۔ ذیلی دفعہ 7 میں مخصوص کیا ہوا مجاز حاکم کا کوئی بھی حکم عدالتی دیوانی کا حکم تصور ہوگا اور سب سے کم مالی اختیار رکھنے والی عدالت جن کے حدود میں قرض خواہ رضا کارانہ طور پر مقیم ہو یا تجارت کرتا ہو یا ذاتی طور پر منافع کیلئے کام کرتا ہو، تو ایسے حکم کا اجراء کر سکے گا۔

9۔ جہاں جبری نظام مشقت کے حوالے سے کسی بھی ذمہ داری پر عمل درآمد کیلئے کوئی دعوٰی یا کاروائی اس قانون کے اطلاق کے وقت زیر

تجویز ہو جس میں جبری مزدور کو کئی گئی ایڈوانس پیشگی کی کاروائی بھی شامل ہے تو ایسی دعویٰ یا کاروائی اس قانون کے اطلاق پر ختم تصور ہوگی۔

10۔اس قانون کے اطلاق پر کوئی بھی جبری مزدور جس کو فیصلہ سے قبل یا بعد میں قید میں رکھا گیا ہو تو اس کو فوراً رہا کیا جائے گا۔

6۔اس قانون کے اطلاق کے بعد پیشگی،وصولی یا توسیع۔

1۔اس قانون کے اطلاق کے بعد جبری نظام مشقت کے تحت کوئی بھی پیشگی یا اس میں توسیع برائے کرنے یا لینے جبری مشقت نہیں لی جائیگی۔

2۔تاہم ذیلی دفعہ 1 میں ذکر شدہ کے علاوہ پیشگی کو قرض حسنہ یا بلا سود قرضہ جو کہ مخصوص کیا گیا ہو میں توسیع کی جاسکتی ہے۔

3۔ذیلی دفعہ 2 میں ذکر شدہ ایڈوانس کو حکومت کی طرف سے مقرر شدہ کم از کم اجرت کے تین گناہ سے زیادہ توسیع نہیں کی جائے گی۔

4۔پہلی پیشگی کی ادائیگی تک دوسری پیشگی میں توسیع نہیں کی جائے گی۔

5۔توسیع شدہ پیشگی کے وصولی کے اقساط مزدور کی اجرت ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی۔

6۔اجر مقرر شدہ طریقہ کے تحت ہر مزدور کو دی گئی پیشگی کا مکمل ریکارڈ رکھے گا۔

7۔جبری مزدور کی جائیداد و بلا رہن وغیرہ۔

1۔جبری مزدور کی تمام جائیداد اس قانون کے اطلاق سے فوراً قبل جو کہ کسی رہن،تحویل،مطالبہ یا دوسری بار جو کہ جبری قرضہ کی وجہ سے ہو یا جبری قرضہ کے حوالے سے ہو تو اس قانون کے اطلاق کے فوراً بعد ایسی جائیداد رہن حوالہ،مطالبہ یا دوسری بار آزاد تصور ہوگی۔جو کہ مرتہن یا قابض یا مطالبہ یا دوسری بار کے قبضہ میں ہو تو ایسی جائیداد جس پر کوئی دوسری بار نہ ہو اس قانون کے اطلاق کے بعد جبری مزدور کا قبضہ بحال کیا جائے گا۔

2۔ذیلی دفعہ 1 کے تحت جبری مزدور کے قبضہ کی بحالی میں اگر تاخیر ہو جائے تو ایسے مزدور کو حق حاصل ہوگا تو اس قانون کے اطلاق کی تاریخ پر مرتہن یا مطالبہ،حوالہ،یا بار رکھنے والے سے مالی فائدہ جس کو کم مالی اختیار رکھنے والی دیوانی عدالت جس کے حدود میں وہ جائیداد واقع ہو حاصل کر سکے گا۔

8۔قرض خواہ ختم شدہ قرضے پر وصولی۔

1۔کوئی بھی قرض خواہ جبری قرضہ جو کہ ختم ہو چکی ہو یا ختم تصور ہوئی ہو یا اس قانون کے دفعات کے تحت مکمل ادا کی گئی ہو پر ادائیگی قبول نہیں کرے گا۔

2۔جو کوئی بھی ذیلی دفعہ 1 کی خلاف ورزی کرے تو اس کو قید کی سزا جو کہ تین سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کے ساتھ جو کہ پندرہ ہزار روپے سے کم نہ ہوگی یا دونوں ہوگی۔

3۔جب عدالت کسی شخص کو ذیلی دفعہ 2 تحت سزا وار ٹھہرائے تو اس ذیلی دفعہ کے سزا کے علاوہ ایسے شخص کو حکم کر سکتا ہے کہ ذیلی دفعہ 1 کی خلاف ورزی میں وصول کی گئی رقم مقررہ مدت جو کہ حکم میں مخصوص کی گئی ہو کو داخل کرے تا کہ جبری مزدور کو واپس ہو سکے۔

9۔اس قانون کے اطلاق کیلئے مخصوص کئے گئے مجاز حکام۔

حکومت اس قانون کے اطلاق کیلئے کسی بھی افسر کو ایسے اختیارات دے سکتا ہے اور ذمہ داریاں ڈال سکتا ہے جو کہ اس قانون کے موثر ہونے کیلئے ضروری ہو۔

10۔مجاز افسران کی ذمہ داری۔

I۔ دفعہ 9 کے تحت حکومت کے جانب سے مجاز افسران، جہاں تک ممکن ہو سکے جبری مزدور کے مالی فوائد کے تحفظ کیلئے جبری مزدور کی فلاح اور ترقی کی کوشش کرے تاکہ وہ کسی بھی موقع یا دوسرے وجوہ کی وجہ سے مزید جبری قرضہ کے معاہدے میں شامل نہ ہو۔

II۔ ذیلی دفعہ 9 کے تحت مجاز افسران کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ تحقیق کرے کہ اُنکے مقامی حدود میں کوئی شخص اس قانون کے اطلاق کے بعد کوئی جبری نظام مشقت یا دوسری نظام مشقت کے اطلاق نہیں کر رہا ہے اور تحقیقات کے نتیجے میں اگر کسی شخص پر جبری نظام مشقت یا دوسرے طریقے کے جبری مشقت چلانا ثابت ہو تو وہ فوراً اُس قانون کے دفعات کے اطلاق کیلئے ضروری اقدامات اٹھائے گا۔

11۔معائنہ کار۔

حکومت اس قانون کیلئے معائنہ کاروں کو تعینات کرے گی۔

12۔افسر مختار، معائنہ کار، وغیرہ سرکاری ملازم ہونگے۔

تمام افسران اور معائنہ کار افسر مختار جو کہ اس قانون کے تحت مقرر کئے گئے ان کو تعزیرات پاکستان کے 1866 قانون نمبر XLV کے تحت سرکاری ملازم سمجھا جائے گا۔

13۔ریکارڈ برقرار رکھنا اور اس کے پیش کرنا۔

1۔ ہر آجر مجوزہ طریقہ کار کے تحت اپنے ملازمین کا ریکارڈ اپنے پاس رکھے گا۔

2۔ ذیلی دفعہ 6 کے تحت آجر پیشگی اور وصولی کا ریکارڈ مجوزہ طریقہ کار کے تحت برقرار رکھے گا، اور ملازم کو اسکی نقل جو کہ مصدقہ ہو دے گا۔

3۔ آجر معائنہ کاروں کو ریکارڈ طلب کرنے پر پیش کرے گا۔

14۔جبری مشقت کے نفاذ کی سزا۔

اس قانون کے نفاذ کے بعد جو کوئی بھی، کسی شخص کو مجبور کرے وہ جبری مشقت کے مزدور کو حوالے کرے کیلئے سزا پانچ سال مقرر ہوگی لیکن دو سال سے کم نہ ہوگی یا جرمانہ جو کہ ایک لاکھ ہوگا مگر پچاس ہزار سے کم نہ ہوگا یا پھر دونوں۔

15۔جبری نظام مشقت کے تحت لی گئی جبری مشقت کی سزا۔

جو کوئی نافذ کرتا ہے، اس قانون کے نفاذ کے بعد کوئی رسم، رواج، عمل، معائدہ، بیعنامہ یا کوئی اور دستاویز، جس کی بدولت کوئی شخص یا اس کے خاندان کا کوئی فرد مجبور ہے کہ کوئی خدمت سرانجام دے، جبری نظام مشقت کے تحت، سزائے قید پانچ سال ہوگی لیکن دو سال سے کم نہ ہو یا جرمانہ تین لاکھ تک لیکن ایک لاکھ سے کم نہ ہوگا یا دونوں اور جرمانہ میں سے اگر وصول ہو جبری مزدور کو ادا کیجائی گی جو کہ مزدور کیلئے حکومت کا

مقرر کردہ اجرت کے شرح سے پچاس فیصد ہر دن کیلئے جب اس سے جبری مشقت لی گئی۔

16۔ جبری مزدور کے جائیداد کے قبضہ کی بحالی میں ناکامی یا انکار۔

اس قانون کے تحت جبری مزدور کے قبضہ کی بحالی کی جس کے خلاف حکم ہوا اور وہ ایسا کرنے سے انکار کرے یا ترک کرے جو کہ اس قانون کے اطلاق کے نوے دن کے اندر ہو تو ایسے شخص کو ایک سال کے عرصے تک سزا دی جائی گی، یا جرمانہ ہوگا جو کہ پچاس ہزار روپے تک ہوگا، یا دونوں اور جرمانے کی وصولی کی صورت میں جبری مزدور کو حکومت کی طرف سے مقررہ کئے گئے کم از کم اجرت کا پچاس فیصد حصہ روزانہ کے حساب سے دے گا جس عرصہ میں جائیداد کا قبضہ بحال نہ کیا گیا ہو۔

17۔ معائنہ کار کے کام میں دخل اندازی کی سزا۔

جو کوئی بھی جان بوجھ کر معائنہ کار کے اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے ان کے کام میں مداخلت کرے یا معائنہ کار کے مطالبے پر کوئی رجسٹر یا دوسری دستاویز جو کہ اس کے قبضے میں ہو اور اس کو اس قانون کے دفعات یا ضوابط جو ذیل میں دئے گئے ہیں کہ تحت معائنہ کیلئے درکار ہو اور وہ اس کو پوشیدہ یا پیش کرنے میں ناکام ہو کسی شخص کو معائنہ کرنے سے روکے تو ایسے شخص کو ایک ماہ تک سزا یا بمعہ جرمانہ جو کہ ایک لاکھ روپے تک ہوگا لیکن دس ہزار سے کم نہ ہوگا یا دونوں دی جائیں گی۔ بعد میں ارتکاب جرم کی سزا چھ ماہ قید کے عرصے تک جو کہ ایک ماہ قید سے کم نہ ہوگی یا مع جرمانہ جو کہ ایک لاکھ روپے تک ہوگی لیکن پچیس ہزار سے کم نہ ہوگی یا دونوں۔

18۔ جرم میں اعانت:۔

جو کوئی بھی جرم جو اس قانون کے تحت قابل سزا ہو میں اعانت کرے خواہ اعانت شدہ جرم کا ارتکاب ہوا ہو یا نہ ہوا تو اس کی سزا وہی ہوگی جو اعانت شدہ جرم کیلئے مہیا کی گئی ہے۔

وضاحت:۔ اس دفعہ کیلئے اعانت جرم کا وہی معنی ہوگا جو کہ تعزیرات پاکستان 1860 میں دیا گیا ہے۔

19۔ نگہبانی مجلس۔

1۔ نگہبانی کمیٹی ضلعی سطح پر مقرر شدہ طریقے سے بنائی جائی گی جس میں ضلعی انتظامیہ وکلاء تنظیم پریس تسلیم شدہ، سماجی ادارہ اور حکومت ادارہ برائے محنت اور علاقے کے عمائدین کے نمائندہ پر مشتمل ہوگی۔

2۔ نگہبانی کمیٹی کے اختیارات مندرجہ ذیل ہونگے۔

الف۔ کہ وہ حکومت کو قانون کے موثر اطلاق اور حقیقی معنوں میں اس کے اطلاق کو یقینی بنانے پر صوبائی اور ضلعی حکومت کو مشورہ دینا۔

ب۔ آزاد کئے گئے جبری مزدور کی بحالی میں مدد کرنا،

ج۔ قانون کی عملداری پر نظر رکھنا اور۔

د۔ جبری مزدور کی اس طریقے سے مدد مہیا کرنا جو کہ قانون کے مقاصد پورے کرنے کیلئے ضروری ہو۔

20۔ وہ جرائم جن کا اختیار مجسٹریٹ کے پاس ہو۔

1۔مجسٹریٹ درجہ اول اس قانون کے تحت دیئے گئے جرائم کے مقدمات کے فیصلہ کا اختیار رکھتا ہے

2۔اس قانون کے تحت مقدمات کا سرسری جائزہ ہوگا۔

21۔ جرائم میں دائرہ اختیار۔

اس قانون کے تحت ہر جرم قابل دست اندازی اور قابل ضمانت ہوگی۔

22۔ تجارتی اداروں کے کئے ہوئے جرائم۔

1۔ جب کوئی تجارتی ادارہ اس قانون کے تحت جرم کا مرتکب ہوتو ہر شخص جو کہ ارتکاب جرم کے وقت، تجارتی ادارہ اور اس کے کاروباری معاملات کا نگہبان تھا، ذمہ دار تھا تو ایسا شخص مرتکب جرم تصور ہوگا اور سزا کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

2۔ تاہم ضلعی دفعہ 1 کے علاوہ اس قانون کے تحت تجارتی ادارہ ارتکاب جرم کرے اور یہ ثابت ہو کہ ارتکاب جرم کسی ڈائریکٹر، مینجر، یا تجارتی ادارہ کے کسی دوسرے افسر کی مرضی یا چشم پوشی یا کسی کو منسوب کیا جائے، کی وجہ سے ہو، تو ایسا ڈائریکٹر، مینجر، یا دوسرا افسر اس جرم کا مرتکب تصور ہوگا اور اسکی سزا کا ذمہ دار ٹھرایا جائے گا۔

وضاحت:۔اس قانون کے تحت:

1۔تجارتی ادارہ سے مراد شرکت محدود اور اس میں فرم اور دوسرے انفرادی انجمن شامل ہیں اور

2۔فرم کے حوالے سے ڈائریکٹر کا مطلب فرم میں شراکت دار کا ہے۔

23۔ نیک نیتی سے لئے گئے افعال کا تحفظ۔

اس قانون کے تحت نیک نیتی سے لئے گئے یا لئے جانے والے افعال کے خلاف حکومت کے کسی افسر کے تحت کوئی بھی دعویٰ، استغاثہ یا دوسری قانونی کاروائی نہیں کی جائے سکے گی۔

24۔ عدالتوں کے اختیار سماعت کی ممانعت۔

اگر اس قانون نے مہیا نہ کیا ہوتو کسی بھی عدالت کو ان افعال جس پر اس قانون کا اطلاق ہوتا ہے کو پرکھنے کا اختیار سماعت حاصل نہیں اور اس قانون کے تحت کئے جانے والے یا لئے جانے والے افعال کے خلاف کوئی بھی عدالت حکم امتناعی جاری نہیں کرسکتی۔

25۔ دوسرے قوانین پر فوقیت۔

اس قانون کے دفعات کو دیگر رائج الوقت قوانین اور ایسے دستاویز جو ایسے قوانین کے تحت موثر ہو، کو فوقیت حاصل ہوگی۔

26۔ قواعد بنانے کا اختیار۔

حکومت اس قانون کے مقاصد کیلئے قواعد کا سرکاری جریدہ میں اعلامیہ جاری کرے گی۔

27۔ امتیازی سلوک کا تحفظ۔

اس قانون کی عملداری میں جنس، مذہب، فرقہ، رنگ، ذات، نسل اور نسلی پیش منظر کے بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کیا جاے گا۔

28۔منسوخی اوراستثناء۔

1۔جبری نظام مشقت (ممانعت) قانون1992 (ایکٹ نمبر 3 آف 1992) کومنسوخ کیا جاتا ہےاوراس کااطلاق صوبہ خیبر پختونخوا میں کیاجائے گا۔

2۔تاہم پہلے دیے گئے منسوخی کے باوجودکوئی کیاہوا کام لیا گیا فعل بنائے گئے قواعد،اور جاری ہونے والے حکم اوراعلامیہ جوکہ منسوخ شدہ قانون کے تحت جاری کئے گئے ہوں اوراس قانون کے دفعات کے متصادم نہ ہوتو وہ اس قانون کے تحت کئے گئے، لئے گئے، بنائے گئے اور جاری کئے گئے تصور ہونگے اوراسی طرح موثر رہینگے ۔

بحکم سپیکر

صوبائی مجلس صوبہ خیبر پختونخوا

(امان اللہ)

(معتمد)

صوبائی مجلس خیبر پختونخوا